… کرلینا نہایت نامناسب فعل ہے
اور آئندہ کے لئے خطرناک بھی۔

B.A. I Paper II

سوال: ''ماہ من'' کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: ''ماہ من'' ایک مختصر مگر نفیس اور پر مغز افسانہ ہے جسے فارسی زبان کے مشہور ادیب میر محمد حجازی نے لکھا ہے۔ اس افسانے میں لذت غم کے حصول اور دوسروں کے دکھ بانٹ لینے کو کمال ہنرمندی اور عشق و عاشقی کی معراج کہا گیا ہے۔

مصنف بیان کرتا ہے کہ غم وہ آئینہ ہے جو دوسروں کے درد والم کو جھلکاتا ہے اور ایسی کیفیتوں کے حصول کے بعد ہی انسان دوسرے دردمندوں کے غم واندوہ میں شامل ہوتا ہے اور ایک دوسرے کا دکھ بانٹنے کی کوشش کرتا ہے۔

مصنف واقعہ بیان کرتا ہے کہ ایک بار وہ ایسی دکان میں گیا جس میں قدیم نقش و نگاری کے کچھ سامان پڑے ہوئے تھے اور وہاں ایک نوجوان بیٹھا ہوا نقش و نگار بنا رہا تھا، اس نے بے دلی سے سلام کا جواب دیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا پھر اس نے پوچھا کہ آپ امیر ہیں یا فقیر؟ اگر فقیر ہیں تو آپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر امیر ہیں تب بھی نقش نگاری والی اشیاء خریدنے سے رہے۔

نوجوان کی بے رخی کے باوجود بھی مصنف اس کے بنائے ہوئے مختلف نقش و نگار کو دیکھتا رہا اور گاہے بگاہے کچھ نہ کچھ تبصرہ کرتا رہا اور اسے کریدتا رہا۔ بالآخر نوجوان نقش نگار نے بتایا کہ وہ مصنف کو پہچانتا ہے اور اس کا احترام بھی کرتا ہے۔ باتوں میں

اس نے بتایا کہ وہ عشق کا مارا ہے اور اس کی محبوبہ نے ہی اسے اس کام پر لگایا تھا جو بعد میں خود بے وفائی کرگئی اور اب وہ سوچتا ہے کہ یہ سب کس کے لئے؟

پھر مصنف نے اسے بتایا کہ تم مایوس نہ ہو، کیونکہ ہنرمندی کے لئے تین شرطیں ضروری ہیں۔ خیال کی تیز رفتاری (ذہانت وذکاوت) شکستہ دلی اور سرمایہ عشق وگداز چونکہ یہ سب تمہارے پاس موجود ہے اس لئے تم ہی کامیاب ہوگے اور حقیقی فنکار کبھی ناکامی سے دوچار نہیں ہوتا۔

ایک سال کے وقفے کے بعد مصنف کا گزر پھر اسی نقاش کی دکان کی طرف سے ہوا اور نقاش نے اس کا گرم جوشی سے استقبال کیا تو مصنف نے اس کے فن کی ہنرمندیوں کو دیکھ کر کہا کہ:

> ''خدا کا شکر ہے تم اپنے فن کی بلندیوں پہ پہنچ گئے اور میں تمہیں آسانی معشوق سے ہم کنار دیکھ رہا ہوں۔''

نقاش نے اسے جواب میں بتایا کہ:

> بیشک میں اپنے کام میں لگا رہا تو وہ تمہاری نصیحت ورہنمائی کی وجہ سے تھا، مگر میں اپنے معشوق کو کبھی نہیں بھلا سکا بلکہ اس کی محبت میں جتنا زیادہ وارفتہ ہوتا چلا جاتا ہوں اتنا ہی اپنے فن میں ترقی کرتا جا رہا ہوں۔''

مصنف نے اس سے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو' وہ فنکار جو کہ عاشق نہ ہوا ایک ایسا چراغ ہے جو بغیر تیل کے جل رہا ہو۔''

مصنف نے آخر میں اسے بتایا کہ میرا بھی ایک محبوب ہے "تم میرے ساتھ ایک چاندنی رات گزار لو تو میں تمہیں اپنے چاند کا پتہ دے دوں گا" کہ وہ محبوب کوئی مجازی معشوق نہیں بلکہ حقیقی محبوب ہے اور جو اس محبوب کا ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ ساری دنیا میں سرخرو اور سر بلند رہتا ہے۔

اس کہانی میں مصنف نے مجازی عشق سے عشق حقیقی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جب انسان کسی کا ہو جاتا ہے تو اس کا دکھ درد بھی اس کا اپنا ہو جاتا اور جب انسان لذت غم سے آشنا ہو جاتا ہے تو ساری دنیا کا غم اسے اپنا لگنے لگتا ہے اور وہ دوسروں کے غم میں بھی برابر کا شریک ہو جاتا ہے اور اسی کا نام عشق حقیقی ہے۔